سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴿١﴾
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي
الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ
شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ
مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ
افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ
مع فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٤﴾
وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا
فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٥﴾
قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾
وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ لَوْلَاۤ
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾
اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ
يَّاْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا
ع فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾

سورۂ فرقان مکی ہے اور اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن
نازل فرمایا تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے ﴿١﴾
وہی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس
نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک
نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھیرایا ﴿٢﴾
اور (لوگوں) نے اُس کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں جو کوئی
چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں اور
نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ مرنا ان کے
اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونا ﴿٣﴾
اور کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) من گھڑت باتیں ہیں جو اس
(مدعی رسالت) نے بنا لی ہیں۔ اور اور لوگوں نے اس میں اس کی
مدد کی ہے۔ یہ لوگ (ایسا کہنے سے) ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں ﴿٤﴾
اور کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جن کو اس نے جمع کر رکھا
ہے اور وہ صبح و شام اُس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ﴿٥﴾
کہہ دو کہ اس کو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی
پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿٦﴾
اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں
چلتا پھرتا ہے۔ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نازل نہیں کیا گیا
کہ اس کے ساتھ ہدایت کرنے کو رہتا ﴿٧﴾
یا اس کی طرف (آسمان سے) خزانہ اتارا جاتا یا اس کا کوئی
باغ ہوتا کہ اس میں سے کھایا کرتا۔ اور ظالم کہتے ہیں کہ تم
تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی کرتے ہو ﴿٨﴾
(اے پیغمبر) دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کس کس طرح کی باتیں کرتے
ہیں سو گمراہ ہو گئے اور رستہ نہیں پا سکتے ﴿٩﴾

THE CRITERION (OF RIGHT AND WRONG)

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. **Blessed is He Who hath revealed unto His slave the Criterion (of right and wrong), that he may be a warner to the people:**

2. He unto Whom belongeth the sovereignty of the heavens and the earth, He hath chosen no son nor hath He any partner in the sovereignty. He hath created everything and hath meted out for it a measure.

3. Yet they choose beside Him other gods who create naught but are themselves created, and possess not hurt nor profit for themselves, and possess not death nor life, nor power to raise the dead.

4. Those who disbelieve say: This is naught but a lie that he hath invented, and other folk have helped him with it, so that they have produced a slander and a lie.

5. And they say: Fables of the men of old which he hath had written down so that they are dictated to him morn and evening.

6. Say (unto them, O Muhammad): He Who knoweth the secret of the heavens and the earth hath revealed it. Lo! He ever is Forgiving, Merciful.

7. And they say: What aileth this messenger (of Allah) that he eateth food and walketh in the markets? Why is not an angel sent down unto him, to be a warner with him.

8. Or (why is not) a treasure thrown down unto him, or why hath he not a paradise from whence to eat? And the evil-doers say: Ye are but following a man bewitched!

9. See how they coin similitudes for thee, so that they are all astray and cannot find a road!

سورۃ الفرقان

یہ سورۃ بھی مکی سورتوں میں سے ہے اور اسی مضمون کو آگے بڑھاتی ہے جو سورۃ نور میں زیر بحث ہے

اللہ کریم بہت ہی برکت والے اور خیر کے مالک ہیں جنہوں نے اپنے بندے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس نے حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دے کر دونوں میں حدِ فاصل قائم کر دی

آپ صلی اللہ علیہ کی نبوت سب جہانوں کے لیے

اور تمام جہانوں کو ان کے غلط کاموں کے خطرناک انجام

سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بروقت مطلع فرما دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت نہ صرف سارے جہان کے لیے ہے بلکہ سب جہانوں کے لیے ہے۔ ہاں مکلف مخلوق یعنی انسان اور جن اطاعت احکام کے مکلف ہیں اور باقی ساری مخلوق بھی آپ ؐ کا وہی ادب واحترام کرتی ہے جو ایک اُمتی کو اپنے نبی ؐ کا کرنا ضروری ہے۔ گذشتہ سورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر عذاب اور فتنہ کی وعید تھی یہاں یہ سمجھا دیا گیا کہ انسان تو ویسے مکلف ہے پھر مسلمان نے کلمہ پڑھ کر اطاعت کا وعدہ بھی کر لیا اب وہ اطاعت نہ کرے تو کیسے بچ سکے گا جبکہ اللہ کی ساری مخلوق کے لیے آپ کی نبوت ہے جو بھی اور جب بھی نافرمانی کرے گا عذاب اور گرفت میں آجائے گا۔ کفار ایمان نہ لائے تو ہمیشہ کے لیے دوزخ ان کے حصے میں آیا مومن اطاعت نہ کرے گا تو ذلیل ہو گا۔ یہ نزولِ کتاب یہ عظمت و مقام کی عطا یہ فطری ضابطے سب کچھ اس اللہ کے بنائے ہوئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں آسمانوں زمینوں یعنی سب جہانوں کی سلطنت و اختیار ہے ایسا کامل اختیار کہ ہر چیز کو خود اس نے بنایا اور کارگاہ حیات میں اسے کیا، کب اور کیسے کرنا ہے یہ فطری قوانین اور اندازے اسی نے مقرر فرمائے جس کی کوئی اولاد نہیں کہ اس کے احکام میں مداخلت کر سکے نہ کوئی اس کا شریک اور ہمسر ہے جو بات کرنے کی جراٗت کرے لہٰذا اس کے بنائے ہوئے ضابطے اٹل اور مضبوط ہیں اور جو لوگ اسے چھوڑ کر دوسروں کی عبادت اختیار کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے علاوہ یہ دوسرے ان کی حاجات پوری کریں گے وہ اتنا نہیں دیکھتے کہ اس کی ذات کے علاوہ تو ہر وجود خود مخلوق ہے خود کسی کا بنا ہوا ہے اور اس کے سارے کمال کسی کے بنائے ہوئے ہیں لہٰذا وہ کچھ بھی بنانے اور پیدا کرنے والا نہیں بلکہ خود اس کو کسی نے پیدا کیا ہے۔ وہ خود اپنے لیے بھلے بُرے یا نفع و نقصان کے اختیار کرنے کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتا بلکہ اللہ نے اس کی فطرت میں جو رکھ دیا ہے وہی کرتا ہے۔ سورج، چاند، ستارے، پتھر، درخت، دریا سب کا یہی

حال ہے اور نہ تو موت ہی ان کے اختیار میں ہے نہ زندگی دینے میں ان کو دخل اور نہ ہی قیام قیامت میں ان کا کوئی بس چل سکتا ہے بلکہ سارا نظام اللہ کا ترتیب دیا ہوا ہے اور ہر شے اسی پر گامزن ہے مگر ان کفار کو اللہ کی کتاب کا بھی یقین تو آئے یہ تو اسی سے محروم ہیں اور کہتے ہیں یہ محض باتوں کا طومار ہے جو کچھ تو اگلے لوگوں کی سنی سنائی ہیں اور کچھ خود جوڑ کر اور دوسروں کی مدد سے بنا کر جمع کر لی جاتی ہیں اور صبح و شام انہی کو دہرایا جاتا ہے۔ ذرا دیکھ اے مخاطب یہ کس قدر بے انصافی کی بات اور کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ قصے کہانیاں ہیں اور اپنے خدام سے لکھوا کر ان کی تکرار کی جا رہی ہے۔ انہیں کہیے کہ اس کلام کی باریکیاں اور تخلیق کے راز، حکمت و دانائی کی باتیں، اقوام عالم کے مسائل کا حل، انسانی ضرورتوں کی تعین اور اس کی تکمیل کے خوبصورت انداز، اعمال میں انکا اثر معاشرے اور ماحول پر اور ان کا اخروی نتیجہ بھلا یہ سب قصے کہانیاں ہیں یا اس اللہ کے نازل کردہ ہیں جو آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں سے باخبر ہے اور بہت بڑا بخشنے والا اور بہت بڑا رحم کرنے والا ہے کہ اس کتاب کا نزول بھی اس کی بخشش اور رحم کا ایک انداز ہے۔ اس طرف سے لاجواب ہو کر کہتے ہیں بھلا یہ کیسا رسول ہے کہ عام انسانوں کی طرح کھاتا پیتا اور کاروبار کرتا ہے اور کسب معاش کے معروف ذرائع اختیار کرتا ہے اگر رسول ہوتا تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ پھرا کرتا جو لوگوں سے اس کی بات منواتا اور لوگوں پر اس کا رعب جماتا جیسے بادشاہوں کے امراء کے ساتھ گارد ہوتی ہے یا جیسے ان کے پاس دولت کے انبار ہوتے ہیں ان کے پاس بھی بہت بڑا خزانہ ہوتا۔ ان کے بہت سے باغات وغیرہ ہوتے کہ یہ فکر معاش سے آزاد ہوتے اور پھر ظالم یہ کہتے ہیں کہ جب اس طرح کی کوئی چیز ان کے ساتھ نہیں تو پھر شاید ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے اور یہ اپنے کو نبی کہتے پھرتے ہیں۔ ان کی بات نہ مانی جائے۔ فرمایا یہ جاہل تو منصب نبوت اور اس کی عظمت نیز اس کی نشانیوں اور دلائل تک سے بے بہرہ ہیں بھلا دیکھیے آپ کی شان میں کیسی گستاخی کرتے ہیں اور کیا مثالیں دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گمراہ ہو چکے ہیں اور ایسے بھٹک گئے ہیں کہ انہیں اب سیدھا راستہ نہیں مل پاتا۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَیَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾

وہ (خدا) بہت بابرکت ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لئے اس سے بہتر (چیزیں) بنا دے (یعنی) باغات جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں نیز تمہارے لئے محل بنا دے ﴿۱۰﴾

10. Blessed is He Who, if He will, will assign thee better than (all) that—Gardens underneath which rivers flow—and will assign thee mansions.

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ
كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿۱۱﴾

بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے قیامت
کے جھٹلانے والوں کے لیے دوزخ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۱﴾

11. Nay, but they deny the coming of) the Hour, and for those who deny (the coming of) the Hour We have prepared a flame.

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا
لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿۱۲﴾

جس وقت وہ انکو دُور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی
اور یہ) اُسکے جوش (غضب) اور چیخنے چلّانے کو سنیں گے ﴿۱۲﴾

12. When it seeth them from afar, they hear the crackling and the roar thereof.

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ
دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿۱۳﴾

اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑکر
ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے ﴿۱۳﴾

13. And when they are flung into a narrow place thereof, chained together, they pray for destruction there.

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا
ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾

آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو
پکارو ﴿۱۴﴾

14. Pray not that day for one destruction, but pray for many destructions!

قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي
وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَ
مَصِيرًا ﴿۱۵﴾

پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشتِ جاودانی جس کا پرہیزگاروں
سے وعدہ ہے۔ یہ اُن (کے عملوں) کا بدلہ اور رہنے کا
ٹھکانا ہوگا ﴿۱۵﴾

15. Say: Is that (doom) better or the Garden of Immortality which is promised unto those who ward off (evil)? It will be their reward and journey's end.

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ
عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ﴿۱۶﴾

وہاں جو چاہیں گے اُن کیلئے (میسر) ہوگا ہمیشہ اُسمیں رہیں گے
یہ وعدہ خدا کو (پورا کرنا) لازم ہے اور اس لائق ہے کہ مانگ لیا جائے ﴿۱۶﴾

16. Therein abiding, they have all that they desire. It is for thy Lord a promise that must be fulfilled

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن
دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ
عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿۱۷﴾

اور جس دن (خدا) ان کو اور اُن کو جنہیں یہ خدا کے سوا پوجتے
ہیں جمع کرے گا تو فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں
کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے ﴿۱۷﴾

17. And on the day when He will assemble them and that which they worship instead of Allah and will say: Was it ye who misled these My slaves or did they (themselves) wander from the way?

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن
نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن
مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ
وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿۱۸﴾

وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ بات شایاں نہ تھی کہ تیرے
سوا اوروں کو دوست بناتے لیکن تو نے ہی ان کو اور انکے
باپ دادا کو برتنے کو نعمتیں دیں یہاں تک کہ وہ تیری یاد
کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے ﴿۱۸﴾

18. They will say: Be Thou glorified! It was not for us to choose any protecting friends beside Thee; but Thou didst give them and their fathers ease till they forgot the warning and became lost folk.

فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ
صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ
نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿۱۹﴾

تو (کافرو) انہوں نے تو تم کو تمہاری بات میں جھٹلا دیا پس
(اب) تم (عذاب کو) نہ پھیر سکتے ہو نہ (کسی سے) مدد لے سکتے ہو اور جو شخص
تم میں سے ظلم کریگا ہم اُسکو بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے ﴿۱۹﴾

19. Thus they will give you the lie regarding what ye say, then ye can neither avert (the doom) nor obtain help. And whoso among you doth wrong, We shall make him taste great torment.

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا
إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي
الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً
ع أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿۲۰﴾

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے
تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں
ایک دوسرے کیلئے آزمائش بنایا۔ کیا تم صبر کرو گے اور
تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے ﴿۲۰﴾

20. We never sent before thee any messengers but lo! they ate food and walked in the markets. And We have appointed some of you a test for others: Will ye be steadfast? And thy Lord is ever Seer.

اسرار ومعارف

ان کی سمجھ میں اتنی بات نہیں آتی کہ جس خالقِ کائنات نے ساری کائنات بنائی ہے وہ چاہتا تو ان کے اندازے سے زیادہ خوبصورت باغات جو ہمیشہ شاداب رہتے ، اور ان کی امیدوں سے بڑے دولت کے انبار آپؐ کو عطا فرما دیتا۔ ان کی امیدوں سے زیادہ عالی شان محلات آپؐ کے لیے بنا دیتا ۔ یہ اس کی حکمت کہ اس نے عام آدمی کی خوش نصیبی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج عالی ہی ایسا بنایا کہ آپؐ عام زندگی پسند فرماتے اور اپنی رحمت سے آپؐ کو دنیا میں عام لوگوں ہی کی زندگی دی کہ آپؐ ساری انسانیت کے لیے اللہ کی رحمت ہیں تو ہر عام آدمی کی رسائی آپؐ کی بارگاہ تک رہے ورنہ آپؐ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح سلطان ہوتے تو عام آدمی تک آپؐ کا ارشاد ہی پہنچتا مگر سارے عرب کو فتح کرکے بہت بڑی اسلامی سلطنت بنا کر اس کے سلطان بن کر بھی آپؐ کی حیاتِ طیبہ اندازِ مبارک اور رہن سہن عام آدمی کا تھا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا اثر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کریم نے آپؐ کی پسند بھی چاہی کہ ارشاد ہے اگر میں چاہتا تو پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ چلا کرتے مگر میں عام آدمی کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دینے کے لیے بات کی مگر اس کا اثر یہ ہے کہ ان پہاڑوں میں واقعی سونا بھر گیا۔ آج سب میں دریافت ہو چکا ہے بعض سے نکالا جا رہا ہے اور بعض کو محفوظ کر دیا گیا ہے ۔

ان کا اصل مسئلہ آپ کا دولت مند ہونا یا عام زندگی اختیار کرنا نہیں ان کا مسئلہ قیامت کا انکار ہے اور انہیں روزِ آخرت پہ یقین نہیں جب کہ قیامت کے منکرین کے لیے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے کہ قیامت کا انکار اللہ کی عظمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے انکار کا سبب بن رہا ہے لہٰذا یہ سارا وبال دوزخ کے عذاب کی صورت میں انہیں پیش آئے گا کہ جب اسے میدان حشر میں باہر سے دیکھیں گے تو اس کی گرج چمک اور دھاڑیں سن کر لرزیں گے مگر دوزخ ہی کی زنجیروں میں جکڑے ہوتے دوزخ کے تنگ و تاریک گوشوں میں پھینک دیئے جائیں گے تب انہیں سمجھ آئے گی اور موت کی آرزو میں چلائیں گے۔ آج کے دن ایک نہیں سینکڑوں موتوں کو پکارو اور ان کی آرزو کرو تب بھی یہاں موت آئے گی نہ یہاں سے چھوٹ سکو گے۔ ان سے فرمایئے کیا یہ انجام بہتر ہے یا وہ انعامات جن کا وعدہ اللہ کے نیک بندوں سے کیا گیا ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ

کے شاداب باغوں میں ان کا قیام ہوگا۔ ان کے ایمان اور صالح کردار کا خوبصورت بدلہ۔ اور وہ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے کبھی وہاں سے نکلے نہ جائیں گے نہ ان باغوں پہ خزاں کا گذر ہوگا بلکہ وہاں جس شے کی تمنا کریں گے پالیں گے۔ یہ تیرے پروردگار کا پکا وعدہ ہے۔

اور بتوں کے پجاری یا غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کو تو ایسا لاجواب کیا جائے گا کہ جن کی وہ عبادت کرتے تھے انہیں ان کے روبرو طلب فرمایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا اور اپنی عبادت کرنے پہ لگالیا یا یہ بدبخت خود ہی گمراہ ہو کر اس میں مبتلا ہو گئے تو سب کہہ اٹھیں گے اے اللہ تو پاک ہے یعنی تیرا علم کامل ہے اور تو خوب جانتا ہے بھلا ہمیں یہ کب زیب دیتا تھا اور ہماری کیا جرأت کہ تجھے چھوڑ کر تیری عظمت سے منہ موڑ کر اپنے کو یا کسی بھی دوسرے کو مخلوق کا معبود یا کارساز بناتے۔ یہ تو تیری نعمتوں پہ شکر کرنے کی بجائے بگڑ گئے۔ تُو نے انہیں نعمتیں دیں۔ ان کو ان کے آباؤ اجداد کو مہلت دی۔ یہاں تک کہ یہ غافل ہوتے چلے گئے اور تیری عظمت تیری یاد کو سرے سے بھلا بیٹھے۔ یہی اس قوم کی ہلاکت اور تباہی کا باعث بنا۔ یعنی تیری یاد سے غفلت نے انہیں غیر اللہ کی عبادت میں لگا دیا تو ارشاد ہوگا کہ لو اب تو جن کی عبادت کرتے رہے انہوں نے بھی تمہارے عقائد کے جھوٹا اور غلط ہونے کی گواہی دے دی اب تمھارے پاس نہ تو عذاب سے بچنے کے لیے کوئی عذر ہے اور نہ کسی اور پر ڈالنے کے لیے کوئی دلیل اور نہ ہی اب تمہاری مدد کو کوئی آسکتا ہے بلکہ تم میں سے جو پیشوا بنے ہوئے تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا باعث بنتے رہے جن سے تمہیں امید تھی کہ عذاب سے چھڑا لیں گے انہیں اور بھی بہت زیادہ عذاب ہوگا۔ اپنے کرتوتوں کے ساتھ دوسروں کو گمراہ کرنے کا بھی۔ ان کے یہ سارے اعتراضات کوئی علمی یا عقلی حیثیت نہیں رکھتے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی اور رسول گذرے اور جن میں سے بعض کی نبوت کے یہ قائل بھی ہیں وہ بھی تو عام انسانی عادات ہی کے مطابق زندگی گذارتے تھے۔ کھاتے پیتے بھی تھے اور کسبِ معاش بھی فرماتے تھے اور رب جلیل نے انسانوں کو ہی ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا باعث بنا دیا ہے امارت و غربت صحت و بیماری اختیار و اقتدار یہ سارے فاصلے ایک ہی بات کو جانچنے کے لیے ہیں کہ اللہ کے کون سے بندے ثابت قدم رہتے ہیں اور انقلابات زمانہ سے سرخرو نکلتے ہیں اور تیرا پروردگار سب کچھ ملاحظہ فرما رہا ہے وہ خود دیکھتا ہے۔

21. And those who look not for a meeting with Us say:

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَآ اور جو لوگ ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے

Why are angels not sent down unto us and (why) do we not see our Lord? Assuredly they think too highly of themselves and are scornful with great pride.

22. On the day when they behold the angels, on that day there will be no good tidings for the guilty; and they will cry: A forbidding ban!

23. And We shall turn unto the work they did and make it scattered motes.

24. Those who have earned the Garden on that day will be better in their home and happier in their place of noonday rest;

25. A day when the heaven with the clouds will be rent asunder and the angels will be sent down, a grand descent.

26. The Sovereignty on that day will be the True (Sovereignty) belonging to the Beneficent One, and it will be a hard day for disbelievers.

27. On the day when the wrong-doer gnaweth his hands, he will say: Ah, would that I had chosen a way together with the messenger (of Allah)!

28. Alas for me! Ah, would that I had never taken such a one for friend!

29. He verily led me astray from the Reminder after it had reached me. Satan was ever man's deserter in the hour of need.

30. And the messenger saith: O my Lord! Lo! mine own folk make this Qur'ân of no account.

31. Even so have We appointed unto every Prophet an opponent from among the guilty; but Allah sufficeth for a Guide and Helper.

32. And those who disbelieve say: Why is the Qur'ân not revealed unto him all at once? (It is revealed) thus that We may strengthen thy heart therewith; and We have arranged it in right order.

33. And they bring thee no similitude but We bring thee the Truth (as against it), and

کیوں نہ نازل کئے گئے۔ یا ہم آنکھ سے اپنے پروردگار کو دیکھ لیں۔ یہ اپنے خیال میں بڑائی رکھتے ہیں اور (اسی بنا پر) بڑے سرکش ہو رہے ہیں (۲۱)

جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کیلئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہوگی اور کہیں گے (خدا کرے تم) روک لئے (اور) بند کردیئے جاؤ (۲۲)

اور جو انہوں نے عمل کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہونگے تو ان کو اُڑتی خاک کر دیں گے (۲۳)

اس دن اہل جنت کا ٹھکانا بھی بہتر ہوگا اور مقام استراحت بھی خوب ہوگا (۲۴)

اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کئے جائیں گے (۲۵)

اس دن سچی بادشاہی خدا ہی کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر (سخت) مشکل ہوگا (۲۶)

اور جس دن (ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائیگا (اور) کہیگا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا (۲۷)

ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا (۲۸)

اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنیکے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے (۲۹)

اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (۳۰)

اور اسی طرح ہم نے گنہگاروں میں سے ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا اور تمہارا پروردگار ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے (۳۱)

اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اس طرح (آہستہ آہستہ) اسلئے اُتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو قائم رکھیں۔ اور اسی واسطے ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہے ہیں (۳۲)

اور یہ لوگ تمہارے پاس جو (اعتراض کی) بات لاتے ہیں ہم تمہارے پاس اس کا معقول اور خوب مشرح جواب بھیجتے رہتے ہیں (۳۳)

أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۗ
لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ
عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ
لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾
وَقَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُورًا ﴿٢٣﴾
أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
وَّأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿٢٤﴾
وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمٰمِ وَنُزِّلَ
الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۚ وَكَانَ
يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُولُ
يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾
يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا
خَلِيلًا ﴿٢٨﴾
لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِي ۗ
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴿٢٩﴾
وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ
الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا ﴿٣١﴾
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ
الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ
لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾
وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ
وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾

اَلَّذِیۡنَ یُحۡشَرُوۡنَ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ اِلٰی جَہَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۳۴﴾ ع

جو لوگ اپنے مُونہوں کے بل دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے ان کا ٹھکانا بھی بُرا ہے اور وہ رستے سے بھی بہکے ہوئے ہیں ﴿۳۴﴾

better (than their similitude) as argument.

34. Those who will be gathered on their faces unto Hell: such are worse in plight and further from the right road.

اسرار و معارف

یہ لوگ صرف اسی پہ بس نہیں کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی پہ اعتراض کرتے ہیں۔ انہیں آخرت کے انکار اور اللہ کے روبرو پیشی سے انکار نے اس قدر گستاخ کر دیا ہے کہ یہ کہتے ہیں فرشتہ ہمارے پاس کیوں نہیں آتا نبی ہی کے پاس کیوں آتا اور اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا۔ اس قدر تکبر اور اپنی بڑائی میں اس قدر بڑھ چڑھ کر بات کر رہے ہیں لیکن ایک روز ایسا بھی ہوگا کہ یہ فرشتوں کو روبرو دیکھیں گے موت کے وقت بھی اور یوم قیامت بھی فرشتے تو ان کے سامنے ہوں گے مگر ایمان لانے اور غور وفکر سے راہ اپنانے کا وقت گذر چکا ہوگا اور ان بدکاروں کے لیے فرشتوں کا سامنے آنا کوئی سامان راحت نہ ہوگا بلکہ عذابِ الٰہی کو دیکھ کر پکاریں گے پناہ ہے اس مصیبت سے کاش ہم اس عذاب سے بچ سکیں اور جن کاموں کو دنیا میں نیکی سمجھ کر اور اپنی پسند سے اختیار کر کے کرتے رہے ان کی طرف متوجہ ہوں گے یعنی اللہ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے تو انہیں غبار کی کی طرح اڑا دیں گے کہ اللہ کے نزدیک ان کی حیثیت کوئی نہ ہوگی نہ اللہ کا حکم یا اس کے نبی کا ارشاد ہوں گے۔ کفار وملحدین کے اپنے تجویز کردہ ہوں گے کہ آخرت کا منکر اگر کوئی ایسا کام بھی کرے جو واقعی نیکی ہو تو دنیا ہی کے کسی فائدے کے لیے کرتا ہے کہ آخرت کو تو وہ مانتا ہی نہیں لہٰذا اس کا بدلہ اسے دنیا میں مل جاتا ہے آخرت کے لیے کچھ نہیں بچتا۔

اس روز تو وہی لوگ مزے میں ہوں گے اور خوب آرام دہ مقامات پہ تشریف فرما ہوں گے جو جنت کے مستحق ٹھہرے یعنی ایمان لائے اور اطاعت کی۔ جس روز آسمان پھٹ کر اس میں بادل اُترے گا اور مسلسل فرشتے نازل ہو رہے ہوں گے مفسرین کرام کے مطابق آسمان وزمین کی تباہی کے بعد میدانِ حشر میں جب آسمان وزمین درست کر دیے جائیں گے تو آسمان پھٹ کر ایک بادل سا اترے گا جس میں اللہ کی تجلّی ہوگی اور فرشتوں کا نزول ہوگا تو پھر ہر ایک مانے گا کہ حکومت اللہ ہی کی ہے جو حق ہے اور بہت بڑا رحم کرنے والا ہے اور انکار کرنے

والوں کے لیے وہ دن بہت ہی مشکل ہوگا۔ اس روز تو کافر اور ظالم کہ کفر خود بہت بڑا ظلم ہے۔ اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا کہ کاش میں نے فلاں شخص کو دوست ہی نہ بنایا ہوتا۔ اے کاش میں نے اللہ کے رسول ﷺ

بُرے لوگوں کی رفاقت

سے آشنائی پیدا کی ہوتی اور آپ کی غلامی اختیار کی ہوتی۔ اے کاش میں اس ظالم سے واقف ہی نہ ہوا ہوتا کہ اس نے قرآن کے نزول کے بعد دین کے ظہور کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی مجھے گمراہ کر دیا اور ان نعمتوں سے دور کر دیا اور محروم کر دیا اور شیطان واقعی انسان کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے اور سخت دھوکا دیتا ہے کہ بدکاروں سے دوستی بھی ایک شیطانی عمل ہے۔

ترکِ قرآن کتنا بڑا جُرم ہے

اور اس روز اللہ کا رسول ﷺ فرما دے گا کہ اے اللہ ان لوگوں نے قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا اور اس پر ایمان نہ لاتے تھے۔ آج ان کی کسی فریاد پہ نظر نہ فرمائی جائے۔ اس میں جہاں کافر و منکر کے لیے وعید ہے وہاں ان مسلمانوں کو بھی خبردار کیا گیا ہے جو قرآن کو مانتے تو ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے اور جو اسلام کے دعوے کے ساتھ قرآن کو ناقابلِ عمل جانتے ہیں وہ تو مسلمان ہی نہیں رہے۔ تنبیہ تو ان کے لیے بھی ہے جو یہ مانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ اگر ہم اس پر عمل نہیں کرتے تو ہمارا قصور ہے۔ ان کے بارے حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جس نے قرآن پڑھا مگر اس کو بند کر کے طاق میں سجا دیا نہ اس پر غور کیا اور نہ عمل کرنے کی فکر کی خود قرآن بھی اللہ کی بارگاہ میں ان کی شکایت کرے گا۔

اور یہ بھی اللہ کا عذاب ہے اور اس کی ایک صورت کہ گناہ کرتے کرتے کوئی ظالم اتنا دور نکل جائے کہ وہ اللہ کے نبی کا دشمن بن جائے یہ ہر نبی کے عہد میں ہوا اور ایسے ظالم لوگ پائے گئے لہٰذا فکر کی بات نہیں کہ تیرا پروردگار طالب کو ہدایت دینے والا بھی ہے اور منکرین کے خلاف مدد کرنا بھی اسی کا کام ہے۔

یہ کفار کہتے ہیں کہ ان پر سارا قرآن ایک ہی بار کیوں نازل نہ ہوا بھلا انہیں کیا اس میں اللہ کی کتنی حکمتیں تھیں مثلاً یہ کہ اللہ نے اس سے آپ کے قلب اطہر کو قوت دی کہ انوارات باری یکبارگی آتے تو پاش پاش بھی کر سکتے تھے مگر تدریجاً

انوارات کا تدریجی نزول

قوت بڑھتی گئی اور نزولِ انوارات جو الفاظِ قرآن سے متعلق تھا ہوتا رہا اور یہی حال طالبانِ طریقت کا ہوتا ہے کہ یکبارگی کسی کو کھینچ کر منازل پہ لے جایا جائے تو مجذوب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے مگر تدریجاً منازل کرائے جائیں تو قوتِ برداشت پیدا ہو جاتی ہے نیز دوسری حکمت یہ

بھی تھی کہ کتاب اللہ کا پڑھنا اور یاد کرنا آسان ہو جائے کہ ہر آیت کسی واقعہ پہ نازل ہوئی تو وہ اس کی یاد کا سبب بھی بن گیا اور معنی متعین کرنے کا بھی ۔ یہ کفار مل جل کر اور مشورے کر کے کتنا بڑا اور کیسا ہی عجیب سوال آپؐ کی بارگاہ میں لائیں تو اللہ کریم

کرامت

بھی اس کا خوبصورت اور مدلل جواب آپؐ کو سمجھا دیتے ہیں کہ کفار کبھی آپؐ کو لاجواب نہیں کر سکتے اللہ کے بعض بندوں پر اولیاء اللہ میں سے بھی انعام ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ کے فیوضات کی برکت سے انہیں اللہ کی طرف سے علوم کے خزانے نصیب ہوتے ہیں اور یہ اُلٹے اُلٹے اعتراضات کرنے والے تو تب جانیں گے جب ان کے الٹے سوالوں اور الٹے کردار کے باعث انہیں الٹا گھسیٹ کر اور منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا جو بہت

اعمال اور سزا

ہی بُری جگہ ہے کہ یہ بھی راہ سے اور ہدایت سے بہت ہی دُور ہیں تو سزا از جنسِ اعمال ہوتی ہے ۔ جتنے راہِ حق سے دُور تھے اتنے جہنم کے دور دراز گوشوں میں اور جیسے الٹے اعتراض کرتے تھے اسی طرح الٹا کر کے پھینکے جائیں گے ۔

35. We verily gave Moses the Scripture and placed with him his brother Aaron as minister.	اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اُنکے بھائی ہارُون کو مددگار بنا کر اُن کے ساتھ ملا دیا (٣٥)	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا (٣٥)
36. Then We said: Go together unto the folk who have denied Our revelations. Then We destroyed them, a complete destruction.	اور کہا کہ دونوں اُن لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (جب تکذیب پر اڑے رہے) تو ہم نے انکو ہلاک کر ڈالا (٣٦)	فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا (٣٦)
37. And Noah's folk, when they denied the messengers, We drowned them and made of them a portent for mankind. We have prepared a painful doom for evil-doers.	اور نُوح کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے نشانی بنا دیا۔ اور ظالموں کیلئے ہم نے دُکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (٣٧)	وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا (٣٧)
38. And (the tribes of) 'Aâd and Thamûd, and the dwellers in Ar-Rass, and many generations in between.	اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور اُن کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر دیا) (٣٨)	وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (٣٨)
39. Each (of them) We warned by examples, and each (of them) We brought to utter ruin.	اور سب کے (سمجھانے کے) لئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور (نہ ماننے پر) سب کا تہس نہس کر دیا (٣٩)	وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا (٣٩)
40. And indeed they have passed by the township whereon was rained the fatal rain. Can it be that they have not seen it? Nay, but they hope for no resurrection.	اور یہ (کافر) اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بُری طرح کا مینہ برسایا گیا تھا وہ اس کو دیکھتے نہ ہوں گے۔ بلکہ اُن کو تو (مرنے کے بعد) جی اُٹھنے کی امید ہی نہیں (٤٠)	وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا (٤٠)
41. And when they see thee (O Muhammad) they treat thee only as a jest (saying): Is this he whom Allah sendeth as a messenger?	اور یہ لوگ جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی شخص ہے جس کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (٤١)	وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا (٤١)

إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾

اگر ہم اپنے معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ہم کو بہکا دیتا (اور) اُن سے (پھیر دیتا) اور یہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب عذاب دیکھیں گے کہ سیدھے رستے سے کون بھٹکا ہوا ہے ﴿٤٢﴾

42. He would have led us far away from our gods if we had not been staunch to them. They will know, when they behold the doom, who is more astray as to the road.

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو سکتے ہو؟ ﴿٤٣﴾

43. Hast thou seen him who chooseth for his god his own lust? Wouldst thou then be guardian over him?

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ ع

یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سُنتے یا سمجھتے ہیں؟ (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح کے ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ﴿٤٤﴾

44. Or deemest thou that most of them hear or understand? They are but as the cattle—nay, but they are farther astray!

اسرار و معارف

اور اگر ان کی یہی دلیل ہو کہ قرآن یکبارگی نازل کیوں نہ ہوا تو قبل ازیں موسیٰ علیہ السلام کو تو یکبارگی کتاب عطا ہوئی تھی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی معاون بنا دیا گیا اور دونوں کو ایسی قوم کی طرف بھیجا گیا یعنی فرعون اور آلِ فرعون کی طرف جنہوں نے ہماری آیات اور عظمت کے دلائل کو ماننے اور سمجھنے سے انکار کر رکھا تھا مگر انھوں نے کب مان کر دیا تھا حتیٰ کہ معجزات تک کا انکار کیا اور اپنے کفر پر قائم رہے تا آنکہ قہرِ الٰہی نے انہیں برباد کر کے نام و نشان مٹا دیا یعنی غرقِ دریا ہو گئے اگرچہ فرعون نزولِ کتاب سے قبل ہلاک ہوا مگر بعد کے کفار نے بھی تسلیم تو نہ کیا اور یہ دلیل نہ مانی کہ یکبارگی نازل ہونے والی کتاب کو مانا جائے اور یہ ایک مثال ہی تو نہیں نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ کے رسولوں کی تعلیمات کو ماننے سے انکار کر دیا کہ عقائد تو سارے نبی وہی بیان فرماتے ہیں لہٰذا ایک کا انکار تمام انبیاءؑ کی تعلیم کا انکار ہے۔ چنانچہ اس انکار کے نتیجہ میں یوں غرق ہو کر تباہ ہوئے کہ درسِ عبرت بن گئے۔ یہ سزا اور برائی کا انجام تو دُنیا کی زندگی میں تھا آخرت میں ایسے منکرین کے لیے ہم نے بہت دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہی حال عاد قوم ثمود اور اصحاب الرس یعنی کچے کنوؤں پر آباد قوم کا بھی ہوا اور بھی بہت سی اقوام جنہوں نے انبیاءؑ کی تعلیمات کو جھٹلایا اسی بربادی ہی سے دوچار ہوئیں۔ ان سب کے لیے اللہ کریم نے بڑے موثر انداز میں اور مثالیں دے کر تعلیمات نازل فرمائیں مگر وہ نہ مانے اور یوں سب کے سب تباہی و بربادی ہی

سے دوچار ہوئے اور یہ کفار جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں اپنے تجارتی سفروں میں قومِ لوطؑ
کے تباہ شدہ کھنڈروں پر سے ہو کر گذرتے ہیں جن پر پتھر برسائے گئے تھے تو کیا یہ عبرت کے لیے کافی نہیں مگر
ان کی گمراہی کا سبب ان کا آخرت سے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے سے انکار پر ہے۔ انہیں یہ یقین ہی نہیں
کہ پھر زندہ ہو کر جواب دینا ہے لہٰذا اس تباہی کو حادثات اور اتفاقات سمجھتے ہیں کفر و انکار کا وبال نہیں سمجھتے اور
ان کے اندھے پن کا یہ حال ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ کر مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا دیکھو تو انہیں
اللہ نے رسول مبعوث کر دیا ہے یعنی دل کے اندھے ہیں۔ آپ کا حسن و جمال نظر آتا ہے نہ آپ کے کمالات کی طرف
دھیان جاتا ہے بلکہ اپنے معیار کے مطابق بڑے بڑے دنیا داروں ہی کی عزت کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان
کے روساء میں سے کسی کو رسول ہونا چاہیے تھا اور کہتے ہیں کہ انہوں نے تو حد کر دی اگر ہم ڈٹ کر نہ رہتے تو یہ ہمیں
ہمارے بتوں سے ہٹا کر گمراہ کر دیتے۔ گویا خود کو ہدایت پر اور اللہ کے رسولؐ کو معاذ اللہ گمراہ سمجھتے ہیں۔ ان کی
یہ کج فہمی بہت جلد درست ہو جائے گی۔ جب اللہ کا عذاب ان کے روبرو ہو گا عذاب الموت بھی اور روزِ حشر
بھی انہیں پتہ چل جائے گا کہ واقعی گمراہ کون ہے۔ آپؐ نے ان لوگوں کی زندگی کو مشاہدہ فرما لیا یہ سب اپنی خواہشات
کے بندے ہیں اور کافرانہ رسومات جو مذہب کے نام پر گھڑی جاتی ہیں ان کا فلسفہ ہی یہی ہے کہ لوگوں کی خواہشات
کو ان سے متعلق بنایا جاتا ہے۔ اس بت کی پوجا کرو دولت مند ہو جاؤ گے یا فلاں رسم سے صحت ملے گی وغیرہ۔ لہٰذا
یہ دراصل اپنی خواہشات کے پجاری ہیں اور اپنی آرزوؤں کو معبود بنا رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو ہدایت پر لانے
کے آپؐ ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپؐ کا کام اللہ کا پیغام دینا ہے جسے سمجھنے کے لیے عقل و شعور کی ضرورت ہے جو یہ
اپنے گناہوں کے باعث گم کر چکے۔ اب نہ انہیں کوئی دلیل سنائی ہی دیتی ہے نہ ان میں غور و فکر کی استعداد
باقی ہے بس چوپایوں کی زندگی گذار رہے ہیں کہ پیٹ بھر لیا رہنے کا ٹھکانہ مل گیا بچے پیدا کیے اور مر گئے۔
یہ چوپایوں سے بھی بدتر ہیں کہ انسانی اوصاف عطا ہوئے تھے جنہیں گناہوں کی دلدل میں گم کر کے حیوانی زندگی
کی سطح پر آ گئے جیسے مغرب کا معاشرہ کہ انسانی رشتے تک قدر کھو چکے ہیں اور محض مال یا جنس کا رشتہ رہ گیا ہے
اور حقیقی رشتے تک ان سے چھوٹ گئے جو زندگی کی راحتوں کا باعث تھے۔

45. Hast thou not seen how thy Lord hath spread the shade

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ

بھلا تم نے اپنے پروردگار کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ

—And if He willed He could have made it still—then We have made the sun its pilot;

46. Then We withdraw it unto Us, a gradual withdrawal.

47. And He it is Who maketh night a covering for you, and sleep repose, and maketh day a resurrection.

48. And He it is Who sendeth the winds, glad tidings heralding His mercy, and We send down purifying water from the sky,

49. That We may give life thereby to a dead land, and We give many beasts and men that We have created to drink thereof.

50. And verily We have repeated it among them that they may remember, but most of mankind begrudge aught save ingratitude.

51. If We willed, We could raise up a warner in every village.

52. So obey not the disbelievers, but strive against them herewith with a great endeavour.

53. And He it is Who hath given independence to the two seas (though they meet); one palatable, sweet, and the other saltish, bitter; and hath set a bar and a forbidding ban between them.

54. And He it is Who hath created man from water, and hath appointed for him kindred by blood and kindred by marriage; for thy Lord is ever Powerful.

55. Yet they worship instead of Allah that which can neither benefit them nor hurt them. The disbeliever was ever a partisan against his Lord.

56. And We have sent thee (O Muhammad) only as a bearer of good tidings and a warner.

57. Say: I ask of you no reward for this, save that whoso will may choose a way unto his Lord.

58. And trust thou in the Living One Who dieth not, and hymn His praise. He sufficeth as the Knower of His bondmen's sins:

سائے کو کس طرح دراز کر کے پھیلا دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو
بے حرکت ٹھہرا رکھتا پھر سورج کو اس کا رہنما بنا دیتا ہے (۴۵)
پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں (۴۶)
اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ اور نیند کو
آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ٹھہرایا (۴۷)
اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت کے مینہ کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر
بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک (اور نتھرا ہوا) پانی برساتے ہیں (۴۸)
تاکہ اس سے شہر مردہ (یعنی زمین اُفتادہ) کو زندہ کردیں اور پھر ہم
اُسے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں پلاتے ہیں (۴۹)
اور ہم نے اس (قرآن کی آیتوں) کو طرح طرح سے لوگوں میں بیان کیا تاکہ
نصیحت پکڑیں مگر بہت سے لوگوں نے انکار کے سوا قبول نہ کیا (۵۰)
اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ڈرانے والا بھیج دیتے (۵۱)
تو تم کافروں کا کہا نہ مانو اور اُن سے اس قرآن کے حکم
کے مطابق بڑے شدومد سے لڑو (۵۲)
اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا۔ ایک کا پانی شیریں
ہے پیاس بجھانے والا اور دوسرے کا کھاری چھاتی جلانے والا
اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی (۵۳)
اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اس کو صاحب نسب اور صاحب
قرابت دامادی بنایا۔ اور تمہارا پروردگار (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے (۵۴)
اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں کہ جو نہ
اُن کو فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔ اور کافر اپنے پروردگار
کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے (۵۵)
اور ہم نے (اے محمدؐ) تم کو صرف خوشی اور عذاب کی خبر سنانے کو بھیجا ہے (۵۶)
کہہ دو کہ میں تم سے اس (کام) کی اُجرت نہیں مانگتا۔ ہاں
جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی طرف (جانے کا) رستہ اختیار کرے (۵۷)
اور اس (خدائے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو (کبھی) نہیں مرے گا اور
اُس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ اور وہ اپنے بندوں کے
گناہوں سے خبر رکھنے کو کافی ہے (۵۸)

لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾
ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَ
النَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾
وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾
لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا
أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾
وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ
أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾
فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ
جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾
وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ
بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ﴿٥٣﴾
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ
نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ
وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ
ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٥٦﴾
قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا
مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَ
سَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ
خَبِيرًا ﴿٥٨﴾

59. Who created the heavens and the earth and all that is between them in six Days, then He mounted the Throne. The Beneficent! Ask any one informed concerning Him!
60. And when it is said unto them: Adore the Beneficent! they say: And what is the Beneficent? Are we to adore whatever thou (Muhammad) biddest us? And it increaseth aversion in them.

جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے
چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا (وہ جس کا نام) رحمٰن (یعنی
بڑا مہربان ہے) تو اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کر لو ۵۹
اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو
کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہے؟ کیا جس کے لئے تم ہم سے کہتے ہو ہم
اس کے آگے سجدہ کریں اور اس سے بدکتے ہیں ۶۰

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی
الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ۵۹
وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا
وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ
زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۶۰

اسرار و معارف

اے مخاطب تو دیکھتا نہیں کہ تیرے پروردگار نے ہر شے میں اور ہر کام میں ایک رشتہ قائم کر دیا ہے۔ یہی رشتہ سبب اور اس کے نتیجے میں ہے سورج کی روشنی اور سائے میں ہے کس طرح قدرت باری نے چیزوں کو سایہ بخشا کہ دور تک پھیلا ہوتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو اُسے ہمیشہ ایسے ہی رکھنے پر قادر تھا مگر اس نے سائے کے بڑھنے گھٹنے کو سورج اور دھوپ سے متعلق کر دیا۔ سورج اُوپر اٹھتا ہے تو سائے سمٹتے چلے جاتے ہیں اور دھوپ اور گرمی کی تپش پھیلتی ہے اور پھر سورج ڈھلتا ہے تو دوبارہ سائے پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں اور یہ رشتے یہ اسباب و نتائج اللہ نے دنیا کی آبادی اور بنی آدم کے آرام کا سبب بنائے ہیں اگر چاہتا تو انہیں وجود ہی نہ بخشتا کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور نہیں بلکہ اس کی صنعت کا کمال ہے اور وہ ایسا قادر ہے کہ اس نے رات بنا دی جو سارے نظام پر چھا جاتی ہے اور اس میں نیند کا موقع بخشا خود نیند کو پیدا فرمایا جو انسان کو آرام بخشتی ہے اور اس کے بدن کی کھوئی ہوئی توانائیاں دوبارہ بحال ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ رات بھی نہیں رہتی۔ اس کے بعد دن طلوع ہوتا ہے جو جاگ اٹھنے اور کام کاج کی دعوت دیتا ہے۔ یوں ہر کوئی تازہ دم اُٹھ کر کاروبارِ حیات پھر سے شروع کرتا ہے۔ اگر یہ رشتے مجروح ہوں کہ رات دن کا آنا جانا درست نہ رہے بلکہ جو بھی مسلط ہو جائے جانے کا نام نہ لے کبھی برسوں رات مسلط رہے اور کبھی صدیوں دن ٹلنے کا نام نہ لے تو انسانی زندگی کس قدر دشوار ہو جائے۔ پھر ان بادلوں اور ہواؤں میں خشکی اور بارش میں ایک خوبصورت رشتہ اور تعلق پیدا فرما دیا اور وہ اتنا مضبوط رشتہ ہے کہ ایک خاص ہوا سے لوگ بارش کی نوید پاتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں کہ بارش ہونے والی ہے اور پھر واقعی بارش برستی ہے اور

خوبصورت پاکیزہ صحت مند اور میٹھا پانی کتنی بلندیوں سے برسایا جاتا ہے جو سراپا حیات اور حیات آفرین ہوتا ہے کہ ہم اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں اور اس میں سے سبزہ و گل اُگلتے اور فصلیں اور پھل پیدا ہوتے ہیں اور جانداروں کے پینے کے کام آتا ہے اور بے شمار انسان بھی محض بارشی پانی پر گذارہ کرتے ہیں جہاں کوئی دریا و چشمہ نہیں ہوتا بارش وہاں بھی پانی پہنچانے کا سبب بن جاتی ہے۔ یہ سارے کام رشتوں ہی کی وجہ سے خوبصورتی اور آرام سے انجام پاتے ہیں جو اللہ نے عالمِ اسباب میں سبب اور نتیجے میں رکھ دیئے ہیں اور انہیں قائم رکھے ہوئے ہے جہاں کہیں اور جب کبھی اس نے ان میں ذرا سی تبدیلی فرمائی تو لوگوں پر تباہی آئی اور عذاب نازل ہوا۔ کبھی طوفان میں غرق ہوئے تو کبھی بادلوں سے آگ برسی۔ یہ سب رشتے اس بات کی کھلی دعوت دیتے ہیں اور بہت بڑی نصیحت ہیں کہ مالک اور بندے میں جو رشتہ ہے وہ بھی کس قدر اہم اور ضروری ہے پھر جبکہ مالک اپنی طرف سے بہت خوبصورتی سے نبھاتا ہے۔ پیدا کرنے میں وجود اور قوتیں عطا کرنے میں جوانی طاقت مال و دولت دینے میں تو بندے کو بھی اپنا بندہ ہونے کا رشتہ نبھانا ضروری ہے اگر یہ توڑے گا تو انسانی حیات کس قدر پریشان اور تباہ کن ہوگی اور اکثر لوگوں نے انکار، کفر اور اللہ کی ناشکری کر کے اس کو تباہ کر دیا ہوا ہے اور حیاتِ انسانی کو مصیبت و پریشانی میں ڈال رکھا ہے۔ اب یہ کفر و ناشکری دنیا میں بہت ہے اور اس کے نتیجے میں انسانی معاشرے میں بے شمار خرابیاں بھی ہیں جو بہت زیادہ کام ہے اگر ہم چاہتے تو ہر آبادی میں ایک نبی مبعوث فرما دیتے جو ان لوگوں کو نافرمانی کے اثراتِ بد اور تکلیف دہ نتائج سے خبردار کرتا — مگر اے حبیبؐ یہ سارا کام آپؐ ہی کو کرنا ہے گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قوت عطا ہوئی علوم کا وہ بے بہا خزانہ عطا ہوا کہ ساری کائنات اور ساری انسانیت کی تمام خرابیوں کا حل اور سارے سوالوں کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے چنانچہ ارشاد ہوا کہ آپ کفار کی بات کو ذرا اہمیت نہ دیجئے کہ ان کا خیال ہے رُوئے زمین پہ تو کفر قابض ہے۔ بھلا ایک بندہ اس کا کیا مقابلہ کر سکے گا بلکہ آپؐ اپنے اللہ کے ارشادات پورے زور شور سے اور پوری محنت سے بیان کرتے رہیے۔ مفسرین کرام کے مطابق اس وقت تک جہاد کا حکم نازل نہ ہوا تھا لہٰذا اس کا معنیٰ احکام الٰہی کو پہنچانے اور تبلیغ میں سخت محنت سے کیا گیا اور یہ بھی جہاد ہی کی ایک صورت ہے مگر آج جبکہ جہاد بالسیف کا حکم موجود ہے اسے چھوڑ کر صرف

تبلیغ پہ قناعت کرنا ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا قادر ہے کہ اس نے دو طرح کے پانی بنا دیئے کڑوا اور میٹھا اور دونوں اسی دنیا میں اپنی اپنی خصوصیات کے ساتھ موجود ہیں۔ کبھی ایک دوسرے کو مغلوب نہیں کر سکے کہ سب کڑوا ہو جائے بلکہ درمیان میں حد فاصل ہے جو انسان کو نظر نہ آئے مگر اپنا کام کر رہی ہے کہ تین حصے زمین پر گہرے سیاہ سمندر چھائے ہوئے ہیں جن کا پانی سخت تلخ اور کڑوا ہے مگر جب اللہ چاہتا ہے تو بادل اٹھاتا ہے بارش برساتا ہے اور ٹھنڈے میٹھے پانی کے خوبصورت چشمے ندیاں، نہریں جاری کر دیتا ہے۔ دریا بہا دیتا ہے۔ چوٹیوں پر برف کے خزانے جمع کر دیتا ہے کیا سمندر کی کڑواہٹ اس کی سیاہی یا اس کی کثرت اس عمل کو روک سکتی ہے ہرگز نہیں آپ بھی اپنا کام جاری رکھیے جو قبول کریں گے اللہ انہیں کفر کے سمندر سے نکال کر میٹھا چشمہ بنانے پر قادر ہے۔ مفسرین کرام نے یہاں خوبصورت بحث لکھی ہے جو اپنی جگہ درست بھی ہے اور بہت مفید بھی کہ سمندر کی کڑواہٹ بھی اسی کی بنائی ہوئی اور دنیا کی آبادی کا سبب ہے مگر یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں ہاں مفہوم عرض کیا جا رہا ہے۔ اب کلام کا رخ انسان کی طرف ہوا کہ ایسے ہی اسباب وعلل سے انسانوں میں رشتے پیدا کر دیے کہ نطفے سے وجود بخشا مگر ذرات کو نطفہ بننے تک اور نطفے سے انسان بننے تک کتنے انسانی رشتے قائم فرما دیئے۔ کہیں والدین کی طرف سے اور کہیں پھر آگے سسرال اور اولاد کے باعث کہ اللہ بہت بڑی قدرت کاملہ کا مالک ہے تو یہ سب رشتے اپنی اہمیت کے حامل ہیں جہاں یہ ٹوٹتے ہیں تو کس قدر تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں ایسے ہی خالق ومخلوق، رب اور مربوب اللہ اور اس کے بندے کا رشتہ ہے یہ کیسے اللہ کو چھوڑ کر رشتۂ عبدیت توڑ کر غیر اللہ کی عبادت کرنے لگتے ہیں جو اس رشتے کے ٹوٹنے سے پیدا ہونے والے نقصانات کا مداوا بھی نہیں کر سکتے اور اگر ان کی پوجا نہ کی جائے تو کچھ بگڑتا ہی نہیں کوئی رشتہ ہی نہیں ٹوٹتا کہ وہ اس کا حق ہی نہیں رکھتے ہاں یہ کفار بے نصیب ہیں اور انہوں نے اللہ کی طرف سے منہ ہی موڑ لیا ہوا ہے کہ اس کے ارشادات بھی نہیں سنتے نہ اس کی تخلیق اور نظام تخلیق میں فکر کرتے ہیں۔

اور آپ کا منصب جلیلہ تو یہ ہے کہ آپ ان بندوں کو بشارت دیں جو آپ کی اطاعت کریں ایمان لائیں اور رشتۂ بندگی نبھائیں اور جو ان رشتوں کو توڑنے پہ تل گئے ہیں انہیں ان کے اس خطرناک کام کے انجام بد سے خبردار کریں اور آپ ان سے فرما دیجئے کہ آپ کو ان سے کوئی مال و دولت یا اقتدار وغیرہ کی خواہش نہیں ہے نہ ان

سے کوئی اُجرت لینا ہے بلکہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اسی کا کام آپؐ کو کرنا ہے اسی سے آپؐ کو بدلہ اور انعام لینا ہے لہٰذا آپؐ کی خوشی تو اس میں ہے کہ ان میں سے بھی جو چاہے آپؐ کی بات قبول کرکے اپنے رب سے رشتہ استوار کرے جو اسی کے لیے فائدہ مند بھی ہے اور اس کی ضرورت بھی۔ اگر کوئی آپؐ کے ارشادات ماننے کو تیار نہیں تو آپؐ کا کچھ نہیں بگاڑ رہا خود اپنا ہی نقصان کر رہا ہے۔

آپؐ صرف اللہ پہ بھروسہ کیجیے جو ہمیشہ زندہ ہے اور جس پر کبھی موت نہیں یعنی جس کی ذات پہ کوئی تبدیلی نہیں آسکتی جس کو کوئی سبب متاثر نہیں کرسکتا جو ہمیشہ سے قدرتِ کاملہ کا مالک ہے اور ہمیشہ کے لیے قادر ہے وہی ایک ذات بھروسے کے لائق بھی ہے اور جو ذوات خود تغیر پذیر ہیں وہ بھلا بھروسے کے قابل کیسے ہوسکتی ہیں آپ اسی کی عظمت بیان کیجیے اسی کے کمالات بیان کیجیے اور جو آپؐ کی بات نہیں سُننا چاہتے اور بدستور بُرائی کفر اور گناہ کا ارتکاب کیے جا رہے ہیں اللہ ان سے خوب واقف ہے یہ حقیر بندے بھلا کہاں جائیں گے کہ سارا وسیع تر نظام ارض وسما اور ان کا سارا نظام اس نے چھ دن میں پیدا فرمایا۔ ایسا قادر کہ جب چاہتا بغیر کسی دیر کے سب کچھ بن جاتا مگر اس نظام کی تخلیق تک میں ترتیب رکھی۔ اوقات اور تبدیلیوں کا رشتہ قائم رکھا پھر عرش کو مرکز قرار دے دیا کہ سارے نظام کی ڈور وہاں سے ہلتی ہے ساری دُعائیں، آرزوئیں تمنائیں ادھر کو اُٹھتی ہیں اور سارے احکام وہاں سے ملتے ہیں۔ وہ بہت ہی بڑا رحمت کرنے والا ہے۔ اے مخاطب ذرا جاننے والوں سے پوچھ پہلی کتابوں کے علماء سے اس کی عظمتِ شان کا پتہ لے مگر یہ تو ایسے بدک گئے ہیں کہ اگر انہیں اس عظیم اور بہت بڑی رحمت والی ذات کو سجدہ کرنے کا کہا جائے تو کہتے ہیں بھلا رحمٰن ہے کیا کس کی بات کرتے ہو اور کیا ہم ایسے گئے گذرے ہیں کہ آپؐ جس کو کہیں ہم سجدہ کریں گے ہرگز نہیں اور یوں ان کے دلوں میں مزید کدورت بڑھتی ہے اور حق سے دُور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا ﴿۶۱﴾	(اور خدا) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں بُرج بنائے اور اُنمیں (آفتاب کا) نہایت روشن چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا ﴿۶۱﴾	61. Blessed be He Who hath placed in the heaven mansions of the stars, and hath placed therein a great lamp and a moon giving light!
وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾	اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا (یہ باتیں) اس شخص کیلئے جو غور کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے (سوچنے اور سمجھنے کی ہیں) ﴿۶۲﴾	62. And He it is Who hath appointed night and day in succession, for him who desireth to remember, or desireth thankfulness.

63. The (faithful) slaves of the Beneficent are they who walk upon the earth modestly, and when the foolish ones address them answer: Peace!

اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں
اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو
سلام کہتے ہیں ﴿۶۳﴾

وعباد الرحمن الذين يمشون على
الارض هونا واذا خاطبهم الجهلون
قالوا سلما ﴿۶۳﴾

64. And who spend the night before their Lord, prostrate and standing,

اور وہ جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کرکے اور (عجز و ادب سے)
کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں ﴿۶۴﴾

والذين يبيتون لربهم سجدا و
قياما ﴿۶۴﴾

65. And who say: Our Lord! Avert from us the doom of hell; lo! the doom thereof is anguish;

اور وہ جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے
عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے ﴿۶۵﴾

والذين يقولون ربنا اصرف عنا
عذاب جهنم ان عذابها كان غراما ﴿۶۵﴾

66. Lo! it is wretched as abode and station;

اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۶۶﴾

انها ساءت مستقرا ومقاما ﴿۶۶﴾

67. And those who, when they spend, are neither prodigal nor grudging; and there is ever a firm station between the two;

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام
میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم ﴿۶۷﴾

والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم
يقتروا وكان بين ذلك قواما ﴿۶۷﴾

68. And those who cry not unto any other god along with Allah, nor take the life which Allah hath forbidden save in (course of) justice, nor commit adultery—and whoso doth this shall pay the penalty;

اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس
جاندار کو مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے
مگر جائز طریق پر (یعنی شریعت کے حکم سے) اور بدکاری نہیں
کرتے۔ اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا ﴿۶۸﴾

والذين لا يدعون مع الله الها
اخر ولا يقتلون النفس التي حرم
الله الا بالحق ولا يزنون ومن
يفعل ذلك يلق اثاما ﴿۶۸﴾

69. The doom will be doubled for him on the Day of Resurrection, and he will abide therein disdained for ever;

قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری
سے ہمیشہ اس میں رہے گا ﴿۶۹﴾

يضعف له العذاب يوم القيمة و
يخلد فيه مهانا ﴿۶۹﴾

70. Save him who repenteth and believeth and doth righteous work; as for such, Allah will change their evil deeds to good deeds. Allah is ever Forgiving, Merciful.

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو
ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا
اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے ﴿۷۰﴾

الا من تاب وامن وعمل عملا
صالحا فاولئك يبدل الله سياتهم
حسنت وكان الله غفورا رحيما ﴿۷۰﴾

71. And whosoever repenteth and doth good, he verily repenteth toward Allah with true repentance—

اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بیشک وہ خدا
کی طرف رجوع کرتا ہے ﴿۷۱﴾

ومن تاب وعمل صالحا فانه يتوب
الى الله متابا ﴿۷۱﴾

72. And those who will not witness vanity, but when they pass near senseless play, pass by with dignity.

اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب انکو بیہودہ چیزوں کے
پاس سے گزرنے کا اتفاق ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں ﴿۷۲﴾

والذين لا يشهدون الزور واذا
مروا باللغو مروا كراما ﴿۷۲﴾

73. And those who, when they are reminded of the revelations of their Lord, fall not deaf and blind thereat.

اور وہ کہ جب انکو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر
اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور و فکر سے سنتے ہیں) ﴿۷۳﴾

والذين اذا ذكروا بايت ربهم لم
يخروا عليها صما وعميانا ﴿۷۳﴾

74. And who say: Our Lord! Vouchsafe us comfort of our wives and of our offspring, and make us patterns for (all) those who ward off (evil).

اور وہ جو (خدا سے) دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہمکو ہماری
بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی
ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا ﴿۷۴﴾

والذين يقولون ربنا هب لنا من
ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا
للمتقين اماما ﴿۷۴﴾

75. They will be awarded the high place forasmuch as they

أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا
وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾
قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ
فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

ان صفات کے لوگوں کو انکے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیے جائینگے
اور وہاں فرشتے انسے دُعا و سلام کے ساتھ ملاقات کرینگے ﴿٧٥﴾
اسمیں وہ ہمیشہ رہینگے۔ اور وہ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے ﴿٧٦﴾
کہہ دو کہ اگر تم (خدا کو) نہیں پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پرواہ
نہیں کرتا۔ تم نے تکذیب کی ہے سو اسکی سزا (تمہارے لئے) لازم ہوگی ﴿٧٧﴾

were steadfast, and they will meet therein with welcome and the word of Peace,

76. Abiding there for ever, Happy is it as abode and station!

77. Say (O Muhammad, unto the disbelievers): My Lord would not concern Himself with you but for your prayer. But now ye have denied (the Truth), therefor there will be judgement.

اسرار و معارف

وہ ذات بہت ہی برکت والی ہے جس نے انسان کی حیات کا اتنا وسیع نظام ایک بہت ہی خوبصورت انداز سے ترتیب دے کر ہر شے کو حتیٰ کہ اجرامِ فلکی کو بھی انسان ہی کی خدمت پہ لگا دیا جو مدتوں سے اپنے اپنے کام کو پوری باقاعدگی سے انجام دے رہے ہیں اس نے آسمانوں کو پیدا فرمایا اور فضا سے آسمانی بروج یعنی اجرامِ فلکی کے ٹھکانے اور ان کی راہیں مقرر کر دیں۔ یہ علمِ ہیئت، ستارے اور سیارے ان کی رفتار اور اس کے اثرات ان کا وجود اور اس کی تعمیر اور خصوصیات اس میں بہت لمبی بحث ہے خصوصاً اس دور میں جبکہ انسانی قدم چاند تک جا پہنچے ہیں اور وہاں کی فضا اس کے اثرات اور ان کی رفتار اور اس کے اسباب و علل پہ بات ہو رہی ہے۔ تو اس کی تفصیل میں پڑنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ اتنی بات ضرور عرض کی جا سکتی ہے کہ یہ ساری تحقیق کیا ان کا اختیار یا ان کی خصوصیات پہ کوئی اختیار انسان کو دے سکی ہرگز نہیں بلکہ ان کے وجود رفتار اس کے اثرات اور ان میں توازن نے اللہ کی قدرتِ کاملہ پر مزید دلائل مہیا کر دیئے اور یہ ثابت کر دیا کہ اتفاقات اس قدر مربوط اور منظم اور اتنی مدتوں نہیں چلا کرتے۔ یہ نظام اتفاقات کی پیداوار نہیں اسے پیدا کرنے والے نے پیدا کیا اور وہی اسے چلا رہا ہے قائم رکھے ہوئے ہے۔

رہا یہ سوال کہ پھر اس تحقیق میں حصہ لیا جائے یا نہیں تو اسلام انسانیت کا مذہب ہے اور اس کے فائدے اور ضرورت کی بات کرتا ہے جس تحقیق سے انسانی فوائد وابستہ ہوں وہ ضرور کی جائے اور جو کام محض انسانیت کی تباہی کے لیے اور لوگوں کو دھمکا کر اپنا غلام بنانے کے لیے کیے جاتے ہیں جیسے امریکہ کا سٹار وار پروگرام۔ ان ناپاک جسارتوں کو روکنے کے لیے بھی اس تکنیک کو جاننا ضروری ہے لہٰذا علوم جدیدہ سیکھنا اور کفر کا غلبہ اور کافروں

کا تسلط توڑنا مسلمان کا فرض ہے۔

سو ہم نے ان میں سورج کو چراغ بنا دیا کہ اجسام میں حیات اور زندگی کی روشنی بانٹتا ہے اور چاند کو اسی روشنی دوسرے انداز میں پھیلانے پہ لگا دیا۔ سورج سے براہِ راست آنے والی شعاع پھل پکا دیتی ہے تو چاند سے منعکس ہو کر آنے والی شعاع اس میں مٹھاس پیدا کر دیتی ہے اور اللہ ہی وہ عظیم ذات ہے جس نے شب و روز کا خوبصورت نظام ترتیب دیا ہے اور زندگی کی بے شمار ضرورتوں کی تکمیل کا سبب بنا دیا۔ اگر کوئی اللہ کی عظمت کو جاننا چاہے تو ان میں ہی غور کر کے دیکھ سکتا ہے کہ اس قادر مطلق نے کس خوبصورتی سے یہ نظام ترتیب دیا ہے اور کتنے اہتمام سے یہ نظام چلایا جا رہا ہے اور بقائے حیات کا سبب بنایا گیا ہے۔ اگر کوئی اس کا شکر ادا کرنا چاہے تو اس کی تخلیقات پہ غور و فکر اس کے احسانات بتانے کا سبب بن جاتا ہے۔

عباد الرحمٰن

ان منکرین کو تو رحمٰن کی ذات سے اس کے نام سے اس کی عبادت سے کوئی نسبت ہی نہیں رہی مگر جو رحمٰن کے بندے ہیں وہ زمین پر ظالمانہ اور جابرانہ تسلط نہیں چاہتے بلکہ وہ تو خود کو بندہ ثابت کرنے اور کسی کا مملوک ثابت کرنے میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنی پسند کو تج کر مالک کی پسند کو اپناتے ہیں۔ چنانچہ ان کا دوسرا وصف یہ ہوتا ہے زمین پر اُٹھنے والے قدموں میں بھی تواضع اور اعتدال ہوتا ہے نہ اکڑ کر چلتے ہیں اور نہ متکبرانہ انداز میں اور تیسری علامت ان میں یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ جُہلا سے یعنی خواہ پڑھے لکھے ہوں اللہ کی اطاعت سے دُور سب کو جاہل کہا جائے۔ بات ہوتی ہے تو ان کے جاہلانہ اعتراضات کا جواب خوبصورت انداز میں اور سلامتی کی بات سے یعنی ایسے انداز سے دیتے ہیں کہ اس میں جُہلا کے لیے بھی سلامتی ہوتی ہے اگر وہ قبول کریں۔ چوتھا وصف ان کا یہ ہوتا ہے کہ جب دوسرے لوگ تھک ہار کر سو جاتے ہیں تب بھی وہ اپنے پروردگار کی عبادت، اس کے ذکر اور شب بیداری میں کوشاں ہوتے ہیں اور پانچواں وصف یہ کہ شب بیداری اور عبادت ان میں فخر پیدا نہیں کرتی بلکہ اللہ کی عظمت سے مزید آگاہ کرتی ہے اور اپنی عبادت کو بھی اس کی شان کے لائق نہیں جانتے لہٰذا اسی سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں اپنی ذات سے دور نہ کرے اور جہنّم کے عذابوں سے پناہ دے۔ چھٹا وصف ان کا یہ ہو جاتا ہے کہ دولتِ دنیا جو اللہ نے دی ہوتی ہے نہ اُسے فضول کاموں میں ضائع کرتے ہیں اور نہ بخیل بن کر قابض ہو کر بیٹھ رہتے ہیں بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق اعتدال سے اور خوبصورت انداز میں

خرچ کرتے ہیں۔ ساتویں بات یہ کہ وہ اللہ کے برابر کسی کو جانتے ہی نہیں کہ کسی اور کی پسند کا کام کریں یا اس کی خوشی کے لیے خرچ کریں وہ سب کچھ اللہ کی رضامندی کے لیے کرتے ہیں اور جن امور سے اللہ نے روک دیا ہے رُک جاتے ہیں۔ کسی کو بغیر اللہ کی اجازت یا حکم کے قتل نہیں کرتے۔ یہ آٹھواں وصف ہے اور نواں یہ کہ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے کہ انسان میں دو جبلی خصلتیں بہت طاقت ور ہیں۔ قوتِ غضبیہ کہ اس مجبور ہو کر آدمی دوسروں کو قتل تک کر گذرتا ہے یا قوت شہوانیہ کہ بندہ جنسی خواہش سے بے بس ہو کر بدکاری کر گذرتا ہے مگر رحمٰن اپنے بندوں کو ان قوتوں پہ بھی غلبہ عطا کرتا ہے اور ان سے مغلوب ہو کر ان کے مرتکب نہیں ہوتے یعنی کافر قتل و غارت بھی کرے گا اور ہمیشہ ظالم ہو گا کہ ظلم نہ کرنا مسلمانوں کا شیوہ ہے اور کافر معاشرہ جنسی بے راہ روی کا شکار بھی رہے گا کافر حکومتیں چاہیں بھی تو روک نہیں سکتیں کہ یہ صفت بھی مومن کی ہے اور ایمان کے سبب نصیب ہوتی ہے اور جو لوگ، جو معاشرے جو تہذیبیں ایسے گھناؤنے جرائم میں ملوث ہوتی ہیں وہ بھلائی سے محروم اور ہدایت سے بہت دُور ہو جاتی ہیں اور ان پر عذاب کو دو چند کر دیا جاتا ہے کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ یومِ حشر تو سخت ترین عذاب میں نہ صرف گرفتار ہو گئے بلکہ انہیں ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہنا ہو گا جیسے دنیا میں سارا وقت کفر اور بدکاری میں رہے۔

توبہ

ہاں دنیا کی زندگی میں اس دلدل سے نکلنے کا راستہ بھی موجود ہے اور وہ ہے توبہ یعنی گذشتہ پر اظہارِ ندامت یا اپنی غلطی کا احساس اور آئندہ کے لیے اپنے کردار کی اصلاح اور کردار ہمیشہ نظریات کے تابع ہوتا ہے لہٰذا عقیدہ اور عمل کو ٹھیک کرنے کا نام توبہ ہے جس نے اپنے کردار سے ثابت کیا وہی صحیح توبہ کرنے والا شمار ہو گا اور اللہ کے نزدیک اس کے بندوں میں شمار کر لیا جائے گا نہ صرف ایسی توبہ گناہوں کو معاف کراتی ہے بلکہ اللہ ایسا کریم ہے کہ سیّات کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور گناہوں کے بدلے نیکیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ان کا دسواں وصف یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹی مجالس اور باطل کے کاموں میں شریک نہیں ہوتے جیسے کفر و شرک اور خلاف شریعت امور کے ارتکاب کی مجالس مثلاً شیعہ کی مجالس یا مشرکین کے میلے ٹھیلے یا راگ رنگ اور ناچ گانے کی مجلسیں یا پینے پلانے والی پارٹیاں یا جھوٹی گواہی بھی شہادتِ زُور ہی شمار کی گئی ہے اور گیارھویں صفت کہ اگر اتفاقاً کسی ایسی مجلس پہ گذر ہو بھی جائے تو اس کی طرف توجہ کیے بغیر متانت اور سنجیدگی سے گذر جاتے ہیں نہ اس کی طرف التفات کرتے ہیں اور نہ شراکت کی خواہش اور بارھواں وصف

یہ کہ جب اللہ کی بات سنائی جائے تو اندھوں بہروں کی طرح نہیں کرتے ایک تو یہ کہ توجہ ہی نہ دیں جیسے کوئی اندھا ہو اور بہرہ۔ دوسرا یہ کہ بلا تحقیق اور بغیر سمجھے محض اللہ کی بات کہنے سے اندھوں کی طرح اس کے ہاتھ کو پکڑ کر چلنا شروع نہیں کر دیتے کہ آجکل کی مصیبت یہی ہے جس کا جو جی چاہے وہی کہہ دے کہ قرآن میں ایسا ہی لکھا ہے تو کتاب کو سمجھنا بھی بہت ضروری ہے اور یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی مفہوم ارشاد فرمایا اور صحابہ کرامؓ نے یہی سمجھا تھا۔ سلف صالحین اسی پر عمل کرتے تھے تو دین پر ڈاکہ مارنے والوں کا راستہ بند ہو سکتا ہے اور اللہ کے بندے جنہیں اپنے رب سے خلوص ہو ایسا ہی کرتے ہیں اور تیرھواں وصف ان کا یہ ہوتا ہے کہ ربِ جلیل سے ہمیشہ دعا کیا کرتے ہیں کہ ازواج و اولاد اور دنیا کے رشتوں کو بھی ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی قربِ الٰہی کے حصول میں مددگار بنا دے یہ نہ ہو کہ بیوی بچے اللہ کی راہ میں دیوار بن جائیں اور رشوت ستانی یا چوری ڈکیتی کی طرف لے جائیں یا دوسرے گناہوں میں پھنسا دیں بلکہ انہیں نیک صابر شاکر اور اپنا طالب بنا کر وہ بھی تیرا دین سیکھیں تیری عبادت کریں اور یوں ہمیں نیک لوگوں کا پیش رو بنا دے۔ گویا نیکی میں اور نیک اولاد اور احباب کی رہنمائی کے لیے ہر مومن پیشرو اور امام ہونے کی درخواست

امام

اور طلب رکھتا ہے کہ پہلے بھی گذر چکا امام سے مراد لیڈر یا پیشرو ہے اگر نیکوں میں ہوگا تو ان کا امام اور اگر بدکاروں یا کفار کا لیڈر ہوگا تو امام الکفر بھی کہلائے گا کہ قرآن نے ائمۃ الکفر سے قتال کا حکم دیا ہے لہٰذا امام کوئی شرعی منصب نہیں جیسا کہ روافض کا عقیدہ ہے۔ اگر منصبِ شرعی ہوتا تو کافروں کے لیڈروں پہ اس کا اطلاق نہ کیا جاتا ایسے لوگ عملی زندگی میں ان اوصاف کے حامل ہوتے ہیں اور انہیں اوصاف کے حصول کی کوشش میں زندگی بسر کرتے ہیں ان کو بہت اچھا بدلہ دیا جائے گا اور جنت کے بالاخانوں میں انہیں ٹھہرایا جائے گا جو اللہ کریم کے قرب کے مظہر بھی ہوں گے اور اس کی بہترین نعمتوں سے بھی بھرے ہوں گے اس لیے انہوں نے دُنیا میں صبر اختیار کیا اپنی خواہشات اور آرزوؤں کو اللہ کے احکام کے مقابلے میں اہمیت نہ دی یا تکالیف بیماری اور مشکلات سے گھبرا کر اللہ کی اطاعت اور اس کے نبی کی غلامی سے منہ نہ موڑا اس کی یاد اس کے ذکر پر قائم رہے اس کی طلب میں جیے اور اس کی رضا کو طلب کرتے ہوئے موت سے ہمکنار ہوئے انہیں ایسے بلند مقامات و منازل عطا ہوں گے اور انہیں وہاں مبارکباد دی جائے گی اور

سلامتی ان پر نچھاور کی جائے گی کہ فرشتے مبارکباد دیں گے اور سلام بھی کریں گے و نیز ہمیشہ کی سلامتی کی نوید اور اس کا وارد ہونا زندگی بھر کی نہ صرف تھکن اتارنے والا ہوگا بلکہ تمنا پیدا کردے گا کہ کاش دُنیا میں تھوڑا سا مجاہدہ اور کام اور بھی کرلیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اہلِ جنت کو کوئی حسرت نہ ہوگی بجز اس کے کہ کچھ اور ذکر کرلیا ہوتا یا مجاہدہ اور نیکی کرلی ہوتی یا کوئی بھی سانس اللہ کے ذکر سے خالی کیوں چھوڑا اور ان بلند منازل میں وہ نہ صرف داخل ہی ہوں گے بلکہ وہ ان کے مستقل ٹھکانے اور گھر ہوں گے اور وہ ان خوبصورت آرام دہ گھروں کے مالک ہوکر ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

آپ کفار سے کہہ دیجیے کہ میرا پروردگار تمہاری عبادت کی راہ نہیں دیکھ رہا اسے تمہاری بندگی کی ضرورت نہیں بلکہ یہ تمہاری ضرورت ہے کہ اس کی عبادت کرو جس سے تم انکار کیے بیٹھے ہو تو عنقریب اس کا نتیجہ تمہیں بھگتنا پڑے گا اور اس کفر و انکار کا وبال تمہارے گلے کا ہار ثابت ہوگا اور تمہیں دوزخ کے دائمی عذاب میں مبتلا کر کے چھوڑے گا۔

اللہ کریم دوزخ کے عذاب اور اپنی ناراضگی سے اپنی ہی پناہ میں رکھے۔ آمین!

الحمدللہ آج ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ کو سورۃ فرقان کی تفسیر کے ساتھ اسرار التنزیل کی چھٹی جلد مکمل ہوئی۔ رب کریم سے مکمل کرنے کی توفیق کا طالب ہوں۔ اللہ اسے اپنی مخلوق کی رہنمائی کا اور فقیر کی اخروی نجات کا سبب بنائے۔ آمین!

وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ محمد و اٰلہٖ و صحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

فقیر محمد اکرم

۲۳-۳-۹۳